



نوشہ پینہ پلسٹ اور میسواک



تصنیف
ملک التحریر مناظر اسلام
حضرت علامہ مفتی حافظ
محمد رفیع شاہ احمد اویسی
رضوی صاحب

مدظلہ العالی رہنما و لپور

بالہتمام

جناب علامہ عطاء الرسول اویسی صاحب

ناشر: قطب مدینہ پبلشرز

کھارادر کراچی فون: ۰۳۲۰-۴۳۱۱۶۰۱

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	_____	نوٹھ اور مسواک
مصنف و محقق	_____	علامہ مفتی فیض احمد اویسی مدظلہ العالی
اشاعت اول	_____	۸ جمادی الثانی ۱۴۲۰ھ ۱۹۹۹ء
کیوزر	_____	سید نصرت علی
ناشر	_____	قطب مدینہ پبلشرز۔ کراچی
قیمت	_____	روپے 18

ملنے کا پتہ

- ۱۔ ضیاء الدین پبلشرز، شہید مسجد، کھارادر کراچی
- ۲۔ مکتبہ رضویہ گاڑی احاطہ آرام باغ کراچی۔
- ۳۔ مکتبہ غوثیہ سبزی منڈی نمبر ۱ کراچی۔
- ۴۔ مکتبہ البصری چھوٹی گٹی حیدر آباد، کراچی۔
- ۵۔ مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، ہوم اسٹڈیم حیدر آباد، سندھ۔
- ۶۔ مکتبہ اویسیہ رضویہ، سیرانی روڈ، بہاولپور۔
- ۷۔ قادری کتب خانہ ۹۰ سٹیٹھی پلازہ چوک علامہ اقبال سیالکوٹ۔
- ۸۔ مکتبہ ضیائیہ بوہر بازار، راولپنڈی۔
- ۹۔ مکتبہ کنز الایمان قوت الاسلام لیاقت آباد، کراچی۔

فہرست و مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
-1	پیش لفظ	1	-11	تبرک کا ثبوت	15
-2	دانتوں کی صفائی	5	-12	سونے سے اٹھ کر	18
-3	دانتوں کا نمودار	6		مسواک کرنا	
-4	عورتوں میں دانتوں	8	-13	مسواک وضو	19
	کے عوارض اور			کے قائم مقام	
	ان کی وجوہات		-14	مسائل مسواک	20
-5	مسواک پاٹو تھ پیسٹ	10	-15	فوائد مسواک	
-6	مسواک کی اہمیت	11	-16	دانتوں کا درد ختم	25
-7	مسواک کیسی ہو	11	-17	سکرات موت	26
-8	فضائل مسواک	11		آسان ہو گئی	
-9	مسواک سے	11	18	ٹو تھ پیسٹ	27
	وضو کی فضیلت		-19	مسواک اور	28
-10	سائنسی نکتہ نگاہ	15		ٹو تھ پیسٹ	
	سے مسواک		-20	قابل اعتراض برش	29

پیش لفظ

مسواک جدید ترین تحقیقات کی روشنی میں

حیرت انگیز انکشاف ہے کہ جدید ترین ریسرچ نے مسواک کو ہر طرح کے تجارتی پیسوں پر مبنی دے دی ہے اور اب مشرکین یورپ بھی اس حقیقت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہیں کہ لکڑی کا ایک ٹکڑا دانتوں اور مسوڑھوں کو ان جراثیم کی بھی جان بخشی نہیں کرتا جن کو کسی بھی ٹوتھ پیسٹ یا ٹوتھ برش کے ذریعے صاف نہیں کیا جاسکتا۔ مگر دہران پٹرولیم اینڈ مزل یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر جیمس میکومبر کے اس حیرت انگیز انکشاف سے زیادہ حیرت انگیز حقیقت یہ ہے کہ مسلم معاشرہ کے آداب میں مسواک کو جو اہمیت حاصل ہے وہ کسی ریسرچ ورک کے بغیر حاصل ہے اور اس کی بنیاد نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا نمونہ عمل اور آپ کی وہ تاکیدیں ہیں جو آپ نے امت کو مسواک کے استعمال کے سلسلے میں کی ہیں۔ ایک متفق علیہ حدیث میں بتایا گیا ہے کہ نبی آخری الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ آپ جب سو کر اٹھتے تو مسواک سے اپنے دانت اور مسوڑھے صاف کرتے۔ اس حدیث کے الفاظ میں ”صبح کا وقت“ شامل نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ آپ جب بھی سو کر اٹھتے مسواک سے دانت اور مسوڑھے صاف کرتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وضو کا پانی اور مسواک تیار رکھتے تھے جس وقت بھی خدا کا حکم ہوتا آپ اٹھ بیٹھتے اور مسواک کرتے پھر وضو کر کے نماز ادا کرتے۔ (مسلم) آپ کے ان دو اعلیٰ نمونوں کے ساتھ ساتھ تین ارشادات بھی ملاحظہ ہوں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”میں تم لوگوں کو مسواک کرنے کے بارے میں بہت تاکید کر چکا ہوں۔ (بخاری) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسواک کرو۔ اس سے منہ کی صفائی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔ (نسائی) ایک دفعہ آپ کی خدمت میں کچھ مسلمان

حاضر ہوئے۔ ان کے دانت صاف نہ ہونے کے سبب پیلے ہو رہے تھے۔ آپ کی نظر پڑی تو فرمایا تمہارے دانت پیلے کیوں نظر آرہے ہیں؟ مسواک کیا کرو (مسند احمد) اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر میں اپنی امت کے لیے شاق نہ سمجھتا تو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا (ابوداؤد) تاہم یہی وہ ارشاد گرامی ہے جس کی بنیاد پر امت کے ایک عابد و زاہد گروہ کا ہر نماز کے وقت مسواک کرنا آج بھی شعار ہے۔ مسواک ان حضرات کی جیبوں میں اس طرح موجود ہوتی ہے جس طرح جیبوں میں پیسے رکھے جاتے ہیں یا قلم اور چونکہ یہ حضرات نماز کے پابند ہوتے ہیں لہذا ہر وضو کے وقت مسواک سے دانت صاف کرنا ان کے لئے بہت آسان کام ہے اس عمل سے بڑی پابندی وقت کے ساتھ دانتوں اور مسوڑھوں کی صفائی ہوتی ہے۔

”دی مسواک اینڈ ڈینٹل کیئر“ کے نام سے حال ہی میں ایک کتاب شائع ہوئی ہے جس کا ذکر راولپنڈی سے ہو میو پیٹھک پر شائع ہونے والے ایک ماہنامہ ”کمال“ کے ایک مضمون نگار ملک محمد ارشاد نے کیا ہے۔ افسوس ہے کہ اس کتاب کا مقام اشاعت وغیرہ مذکورہ مضمون میں نہیں۔ ملک محمد ارشاد بتاتے ہیں کہ ”دی مسواک اینڈ ڈینٹل کیئر“ ڈاکٹر عبداللہ اے السید نے لکھی وہ دندان ساز ہیں اور دمام میں ۷۲ سال تک دندان ساز کی حیثیت سے پریکٹس کرنے کے بعد حال ہی میں ریٹائرڈ ہوئے ہیں انہوں نے دس سال قبل طبی محققین کو ریاض، دمشق اور جرمنی میں تعلیم دینا شروع کی۔ ان محققین نے مسواک کے مسلسل دوائی تجزیہ کرنے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا کہ مسواک میں قدرتی اجزاء موجود ہیں جو دانتوں اور مسوڑھوں کی نہ صرف صفائی بلکہ ان کی مضبوطی کے لئے بھی نہایت ضروری ہیں۔ مسواک کا پہلا فائدہ یہ ہے کہ وہ ایک قدرتی جراثیم کش ٹوتھ پیسٹ ہے جو منہ کو صاف رکھنے کے ساتھ ساتھ سانس کو خوشگوار رکھتا ہے۔ اس کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اسے استعمال کرنے سے پہلے صاف کرنے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی کوئی ٹوتھ پیسٹ لگانے کی ضرورت ہے کیوں کہ اس میں ٹینک ایسڈ اور سوڈیم کاربونیٹ قدرتی طور پر

موجود ہیں۔

مساوک دراصل یہ ایک مختصر لکڑی ہے جو موٹائی میں شہادت کی انگلی یا چھنگلیا کے مساوی ہوتی ہے۔ اس لکڑی کو پہلے پہل استعمال کرنے سے قبل اس کے سرے کو پانی میں ڈبو کر چھوڑ دیتے ہیں سر پانی میں بھیک کر نرم ہو جاتا ہے پھر دانتوں سے چبا کر اسے شہادت بنا لیتے ہیں اس برش کے ریشے کسی بھی مصنوعی ٹوتھ برش سے کہیں زیادہ نرم ہوتے ہیں مساوک کی ایک خوبی یہ ہے کہ اسے ہر وقت ساتھ رکھا جاسکتا ہے اور کسی بھی وقت استعمال کیا جاسکتا ہے جب کہ مصنوعی ٹوتھ برش اور ٹوتھ پیسٹ رکھنے اور استعمال کرنے کے سلسلے میں جو اہتمام کرنا پڑتا ہے اس کی وجہ سے اسے ہر جگہ ہر وقت استعمال نہیں کیا جاسکتا اصلاً مساوک پیلو کی لکڑی سے تیار کی جاتی ہے۔ اسی لیے پیلو کے درخت کو ”ٹوتھ برش لکڑی“ بھی کہتے ہیں اور غالباً پاکستان میں بھی موجود ہے کیونکہ پیلو والی مساوک کراچی اور دیگر شہروں میں بھی دستیاب ہے۔

مساوک کے طور پر استعمال کرنے کے لئے پیلو کی لکڑی کو پندرہ سے بیس سینٹی میٹر تک کی لمبائی میں کاٹ لیا جاتا ہے کیونکہ اتنی لمبی لکڑی ہی ہاتھ میں بہ آسانی پکڑی جاسکتی ہے۔ البتہ یہ لکڑی چمڑے کے رنگ کی مانند ہونی چاہیے۔ گہرے زرد رنگ کی لکڑی کا مطلب یہ ہے کہ وہ اتنی تازہ نہیں جتنی کہ چاہیے۔ مساوک کا درخت یعنی پیلو چونکہ دنیائے اسلام میں ہر جگہ نہیں پایا جاتا لہذا کئی ملکوں میں بعض دوسرے درختوں کی لکڑیاں بھی مساوک کے طور پر استعمال کی جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر مراکش کے باشندے بلوط کے درخت کی چھال استعمال کرتے ہیں اس میں شک نہیں اس سے دانت خوب صاف ہوتے ہیں مگر اس کے استعمال سے زبان پر بلکی سی جلن ہونے لگتی ہے غالباً یہی چھال ہے جو پاکستان میں بھی دستیاب ہے اور ”دنداسہ“ کے نام سے پکاری جاتی ہے۔ بھارت، پاکستان، بنگلہ دیش کے بعض علاقوں میں نیم کی لکڑی بھی مساوک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے ان علاقوں میں ببول کی لکڑی کی مساوک بھی استعمال میں لائی جاتی ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ کوئی لکڑی پیلو کی لکڑی کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور نہ کورہ بالا میڈیکل پروفیشن ورک بھی

اس لکڑی پر کیا گیا ہے۔ پائیریا کی دو اینٹک ایسڈ ہے اور یہ ٹینک ایسڈ پیلو کی مسواک میں قدرتی طور پر موجود ہے البتہ اس کا مسلسل اور ہناسنوار کر پروپیگنڈہ ٹی وی کے ذریعے تو ہوتا نہیں لہذا عوام الناس اس سے واقف نہیں ہیں۔

جدید انکشافات کی روشنی میں بہت اچھا ہو اگر باغبانی اور پلانٹیشن کے ماہرین پیلو کے پلانٹیشن کی طرف متوجہ ہوں اور کپنیاں پیلو کی مسواک کو دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک پہنچانے کا اہتمام کریں۔

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور۔ پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ○

دانتوں کی صفائی ہزاروں امراض کی خفایا کے علاوہ حسن و جمال کو بڑھاتی ہے۔ ٹوتھ پیسٹ ہو یا مسواک وغیرہ سے فرق اترتا ہے کہ ٹوتھ پیسٹ انگریز کا عطیہ ہے اور ”مسواک“ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اب مسلم برادران میں سے جسے اختیار کرے لیکن یہ یاد رہے کہ مسواک سے نہ صرف صفائی حاصل ہوگی بلکہ جنت کا ٹکٹ بھی اور ثواب بیکراں اور ٹوتھ پیسٹ سے یہ نہ وہ۔

”دانتوں کی صفائی“

تندرست دانتوں کو انسانی شخصیت میں کامل فوقیت کا درجہ حاصل ہے کیونکہ انسانی صحت کا دار و مدار ان اعضا کی تندرستی اور برقراری پر ہے جن سے مل کر وہ جسم کہلاتا ہے۔ انسانی جسم اگرچہ کئی اعضا پر مشتمل ہے مگر چہرہ ایک ایسا حصہ ہے جو انسان کو ایک دوسرے سے ممتاز کرتا ہے اور چہرہ ہی سے انسانی شخصیت نمایاں ہوتی ہے۔ یہ وہ حصہ ہے جو دیکھنے والوں کو متاثر کرتا ہے اور دانت ہی چہرہ کو خوبصورت بنانے میں خاص مقام رکھتے ہیں اور ان دانتوں کی خوبصورتی، مناسبت پر انسانی وقار اور سنجیدگی کا دار و مدار ہوتا ہے۔ اس کے برعکس جس آدمی کے دانت غیر موزوں ہوں۔ خواہ وہ کتنا ہی ذہین، دولت مند، باشعور اور فن کار کیوں نہ ہو مگر وہ اپنے اس عیب کو پنہاں رکھنے کی سعی میں اپنے کو علیحدہ رکھنے کی کوشش کرتا ہے جن لوگوں کے دانت تندرست اور خوبصورت ہوتے ہیں وہ بھدے، غیر موزوں اور بد صورت دانت والوں سے زیادہ جاذب اور شکیل ہوتے ہیں ایک چہ دوسرے سے چچ کو کہتا ہے کہ تمہارے دانت بد صورت ہیں۔ تمہارے منہ سے بدبو آتی ہے اس احساس سے چوں کے ذہن پر بہت بڑا اثر پڑتا ہے اور وہ ذہنی طور پر بیمار ہو جاتے ہیں۔

زندگی کا دار و مدار :- انسان کی زندگی کا دار و مدار ہوا، پانی اور خوراک پر ہے کیونکہ انسانی جسم گلیوں کی ساخت اور خوراک کے گلیوں سے ملتی جلتی ہے جب انسان خوراک

کھاتا ہے تو دانت ان پر اپنا عمل کر کے اس قدر باریک کر دیتے ہیں جسے معدہ بآسانی قبول کر لیتا ہے۔ معدہ ہضم شدہ غذا کو جگر کے حوالے کر دیتا ہے اور جگر اس غذا پر عمل کر کے خون میں شامل کر دیتا ہے۔ جو جسم کے مختلف حصوں میں دیگر اجزاء کی وساطت سے تقسیم ہو کر جزو بدن بن جاتا ہے۔ اس کے برعکس اگر قدرتی فعل سے پورا فائدہ نہ اٹھایا جائے اور غذا کو دانتوں سے اچھی طرح نہ چبایا جائے تو خوراک معدہ میں ایسے ہی داخل ہو جاتی ہے کیونکہ من چبائی غذا میں لعاب دہن کی کمی واقع ہو جاتی ہے اس لیے معدہ من چبائی غذا کو قبول نہیں کرتا یا غذا کو ویسے باہر ہٹا دیتا ہے۔ جس سے معدہ کی اندرونی ساخت میں نمایاں تبدیلیاں واقع ہو جاتی ہیں۔ معدہ روزمرہ کا عمل چھوڑ دیتا ہے۔ اس سے انسانی مشینری میں نقص پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں اگر انسان قدرتی اصولوں کے تحت زندگی بسر نہیں کرتا اور قانون قدرت سے منہ چراتا ہے تو اس کا نتیجہ اس کی اپنی بربادی ہے۔

دانتوں کا نمودار ہونا

قدرت کا کتنا بے نظیر نظام ہے کہ انسان کی بن عمر میں ہی دانتوں کے بنیادی نشانات مکمل ہو جاتے ہیں۔ پیدائش کے بعد چھ کو قدرت نے ۲۰ دانت دیئے ہیں جو بعد عالم شباب میں تبدیل ہو کر بتیس دائمی دانتوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔

بچے کی خوراک

پیدائش کے بعد بچے کی بہترین خوراک ماں کا دودھ ہے جو تمام غذائی اجزاء سے بھرپور، زود ہضم ہوتی ہے اس کے فوائد حسب ذیل ہیں۔

۱۔ ماں کا دودھ ہر قسم کی غذائیت سے بھرپور صاف، ہلکا، زود ہضم ہوتا ہے۔

۲۔ ماں کی چھاتیوں سے دودھ پینے سے بچے کے ہونٹ، مسوڑھے، زبان اور جبرڑوں

کی مکمل ورزش ہوتی ہے۔ اس کے جبرڑے فراخ اور مضبوط ہوتے ہیں۔ دانتوں میں

دانتوں بے قاعدگیاں بہت کم ہوتی ہیں اور جب شیر خوار ماں کی چھاتی سے دودھ پیتا ہے

تو اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس کی مسوڑھوں کی مکمل ورزش ہونے کے ساتھ

ساتھ بچے کے منہ کا لعاب اس کو ہضم کرنے میں مددگار ہوتا ہے منہ اور اس کے متعلقہ اعضاء کی صفائی بھی خود خود ہو جاتی ہے اور جب چوہ دانت نکالتا ہے تو اسے کسی قسم کی دقت محسوس نہیں ہوتی۔ چوہ تندرست و توانا رہتا ہے۔

اس کے برعکس جن بچوں کو بوتل کا دودھ چوسنی وغیرہ کا استعمال کرایا جاتا ہے وہ عام طور پر ماں کا دودھ پینے والے بچے کی نسبت کمزور یا ان کے دانتوں میں بے قاعدگیاں، مہدے پن، دانتوں کی مکمل پرورش نہ ہونا وغیرہ یا عارضی دانتوں یا مسوڑھوں میں کافی دیر تک پھنسے رہنا وغیرہ کی تکلیف میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ مغربی تہذیب کے زیر اثر اکثر مائیں بچے کی پیدائش کے بعد اپنے جسم کی خوبصورتی کی خاطر اپنے بچوں کو اپنا دودھ نہیں پلاتی ہیں جس کی وجہ سے بچے دانتوں کے علاوہ جسمانی لحاظ سے بھی کمزور رہتے ہیں۔

حال ہی میں انگلینڈ کے ایک ہسپتال میں دو نوزائیدہ بچوں کو ماں کا دودھ پلایا گیا اور دوسرے بچے کو بازاری دودھ پلایا گیا۔ ماں کی چھاتیوں سے دودھ پینے والا بچہ صحت مند اور زیادہ وزنی تھا۔ اس لیے ماں کا فرض ہے کہ نوزائیدہ بچے کو اپنا دودھ پلائے۔ اس سے بچے کے جسم کی ہڈیاں، بصارت، دانتوں اور اس کے متعلقات کی پوری طرح نشوونما ہوگی جب چوہ دانت نکالنے شروع کر دے تو اس عرصہ میں ماں کا فرض ہے کہ وہ بچے کے مسوڑھوں کی مکمل دیکھ بھال کرے تاکہ بچے کو دانت نکالنے میں کوئی تکلیف پیش نہ آئے۔ بچے کے مسوڑھوں کو روزانہ روئی یا انگلی پر نرم کپڑا پیٹ کر صاف کریں۔ یہ عمل دن میں دو تین مرتبہ کریں اور جب چوہ چار دانت نکال لے تو اسے دودھ کے علاوہ سب کا ٹکڑا، بسکٹ وغیرہ دینا چاہیے اس لئے کہ نشاستہ دار اغذیہ کی زیادتی اور شکر وغیرہ جسم کو بڑھانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

آہستہ آہستہ یہ معمولی نشان سوراخ کی شکل اختیار کر لیتا ہے اور دانتوں میں عمل بوسیدگی شروع ہو جاتی ہے جس سے دانت گل جاتا ہے۔ دوسری صورت میں یہی خوراک کے اجزاء دانتوں کے درمیانی حصوں میں پھنس جاتے ہیں اور دانتوں کی صفائی کے باوجود نہیں نکلتے دانتوں میں خلال کے لئے سوئی پن کے استعمال سے دانتوں کے درمیان خلا پڑ

جاتے ہیں ان کے ذرات ان جگہوں میں پھنس کر گل سڑ جاتے ہیں۔ جراثیم اس جگہ کو اپنا مسکن بنا کر تولید نسل کرنا شروع کر دیتے ہیں ان کی موجودگی سے منہ میں سب مل کر سوڑھے کو اپنی حالت طبعی سے پھیر دیتے ہیں۔ سوڑھا جو تندرستی کی حالت میں دانت کی گردن کے ساتھ بڑی سختی سے جڑا ہوتا ہے۔ اس عمل سے اس میں خراش پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کا رنگ گلابی سرخ ہو جاتا ہے۔ سوڑھے میں درد سوزش پیدا ہو جاتی ہے اگر توجہ نہ دی جائے تو اس میں پیپ پڑ سکتی ہے جو بعد میں مریض کے لئے مصیبت کا باعث بنتی ہے۔

عورتوں میں دانتوں کے عوارض اور ان کی وجوہات

لڑکیاں جب چھن کے ایام گزار کر عالم شباب میں قدم رکھتی ہیں تو ان کے جسم میں مختلف تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں جس کی وجہ سے ان کو مختلف مصائب اور تکلیف کا سامنا ہوتا ہے۔ ان حالات میں وہ اپنے والدین سے پنہاں رکھتی ہیں۔ جس کی بڑی وجہ شرم، حجاب، ندامت اور شرمندگی ہے۔ دوران حیض کی سخت تکلیف کی وجہ سے اکثر عورتوں کے سوڑھوں سے خون، بدبو منہ میں جلن، درد منہ میں چھوٹے چھوٹے دانے اور سوڑھوں میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔ دانتوں کی خرابی کا دوسرا وقت عورتوں پر اس وقت آتا ہے جب وہ امید سے ہوں اور نوزائیدہ بچے کی پیدائش سے پہلے جسم کی ساخت میں تبدیلیاں رونما ہو جاتی ہیں کیونکہ ماں کے بطن میں چھوٹے غذاؤں میں ڈی ہے جس سے بچے کی کل جسمانی ہڈیوں بھڑا، دانتوں کے بنیادی نشانات وغیرہ کی نشوونما ہوتی ہے اور دیگر ضروری اجزاء جن کا بدن میں ہونا ضروری ہے وہ ماں کی روزمرہ کی خوراک سے حاصل کرتے ہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ دوران حمل جن ماؤں کو خوراک میسر نہ آئی ان کے نوزائیدہ بچے کمزور، لاغر اور بعد میں دانتوں کی بیماریوں میں مبتلا ہوئے۔

اس بات کا بھی تجزیہ کیا گیا ہے کہ دوران حمل خوراک کی کمی، دانتوں کی مناسب دیکھ بھال نہ کرنا اور چوں کی زیادتی، اکثر عورتوں کو دانتوں کے جملہ امراض میں مبتلا کر دیتی ہے۔ چنانچہ چار یا پانچ چوں کی پیدائش کے بعد ماؤں کو دانتوں کی تکالیف میں مبتلا دیکھا گیا

ہے۔ اسی طرح اکثر عورتیں ان ایام کے شروع شروع میں قے کی زیادتی کی وجہ سے دوچار ہوتی ہیں۔ بار بار قے آنے کی وجہ سے منہ میں تیزابی مادہ زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ دانتوں کی مناسب صفائی نہ ہونے کی وجہ سے دانتوں میں مختلف عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔

مسواک یا ٹوتھ پیسٹ

دانتوں کی صفائی اور اس کی اہمیت معلوم کرنے کے بعد اس کے لئے مسواک چاہئے یا ٹوتھ پیسٹ۔ ہم تو کہتے ہیں مکہ مسواک کرو۔ اس لیے کہ وفادار محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نشانی ہے جو ہر وقت امت کے لیے دست بد عار ہے بالخصوص قبر و حشر میں انہیں چین نہ آئیگا جب تک امت کو چین سے نہ دیکھ لیں گے اور یہ اہل دل ہی سمجھتے ہیں کہ محبوب کی نشانی کتنی محبوب ہوتی ہے اسی لیے میری اپیل ان دوستوں سے ہے جو محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقی طور پر محبت و پیار والے ہیں ویسے اپنے منہ میاں مٹھو والے ہزاروں ہیں۔

انگریز کی دشمنی اسلام کا مختصر سا خاکہ :- ٹوتھ پیسٹ انگریز کا عنایت کردہ تحفہ ہے کہ جس سے عذاب نہ ثواب۔ یعنی یہ گویا ہمارے پاس اس کی ایک نشانی ہے اور ممکن ہے کسی کو معلوم نہ ہو کہ انگریز ہماری اور اسلام کی بیخ کنی کے لیے کیا پاڑا پڑھتا ہے۔ صرف اسی رواں صدی کی ایک معمولی جھلک ملاحظہ ہو۔

دور سلطنت عثمانیہ :- ایک زمانہ تھا جب ترکی، شام، مصر، حجاز، فلسطین اور اردن پر ترکوں کی خلافت عثمانیہ قائم تھی۔ مسلمان زبان رنگ، رسم و رواج اور نسل کے اختلاف کے باوجود مذہبی بنیاد پر متحد تھے۔ خلیفہ کا نام سن کر غیر مسلم کانپ جایا کرتے تھے ۱۹۱۴ء میں پہلی جنگ عظیم میں ترکوں نے جرمنی کا ساتھ دیا۔ جرمنی کو شکست ہوئی اتحادیوں نے ترکوں پر بھی غلبہ پالیا خلافت ختم کر دی گئی۔ انگریزوں نے شام، مصر، عراق، حجاز اور فلسطین کے مسلمانوں کو ورغلانا شروع کر دیا کہ تمہاری زبان، تمہاری تہذیب، تمہارا رنگ اور نسل ترکوں سے مختلف ہے پھر تم کیوں ترکوں کے تابع ہو اور ان

کی خلافت کو تسلیم کرتے ہو۔ مسلمان انگریز کی اس چال کو نہ سمجھ سکے اور انہوں نے علیحدہ وطن قائم کر لیے وہ یہ نہ سمجھے کہ کب کچھ اس کی بزم میں آتا تھا دور جاتا کچھ ساقی نے ملانہ دیا ہوا شراب میں۔

اسرائیل کا قیام

جب ترکوں کی خلافت ختم ہوئی تو فلسطین میں اس وقت سات لاکھ افراد آباد تھے جن میں چھ لاکھ مسلمان اور ایک لاکھ غیر مسلم تھے جن میں سے بیشتر یہودی تھے۔ عیسائی قوم نے یہودیوں پر مہربانی کی اور انہوں نے دوسرے ممالک سے یہودیوں کو لا کر آباد کرنا شروع کر دیا۔ اگرچہ عیسائی یہودیوں کو اپنے پیغمبر کا قاتل سمجھتے ہیں لیکن اس کے باوجود انہوں نے یہودیوں پر مہربانی کی اور اس مہربانی کی وجہ سے اسلام کے ساتھ دشمنی کرنا تھا۔ غیور مسلمانوں کو ضمیر کے انصاف کا واسطہ دیکر ایسی غفرانہ گزارش گزار ہے کہ ایسے ذلیل اور ذلیل دشمنوں کے ساتھ کیا سلوک ہو (خود سوچئے) لیکن افسوس کہ مسلمان اس کی ہر نشانی پر جان چھڑکتا ہے۔ اسے یاد نہیں رہتا کہ دشمن کی نشانی سے بغض ہونا چاہیے نہ کہ پیار۔

مسواک کی اہمیت :- اسلام میں یہ ایک بہترین طریقہ ہے جسے آج بڑے علماء مشائخ سے لے کر چھوٹے مولویوں تک نے ترک کر رکھا ہے۔ عوام غریبوں کا کیا قصور ہے حالانکہ اس سے بے شمار اجر و ثواب کے علاوہ سینکڑوں بیماریوں کا قلع قمع ہوتا ہے اور بیماریاں بھی معمولی نہیں بلکہ وہ جس پر آج کے مادی دور میں کروڑوں روپے پانی کی طرح بہائے جا رہے ہیں لیکن افسوس کہ اسلام سے بے اعتنائی کا یہ عالم کہ مفت کی لکڑی کو سنت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق دانتوں پر پھیرنے سے سستی اور غفلت بلکہ بد قسمتوں کو اس سے نفرت اور اس کے عاملین کو ملامت اور انہیں حقارت کی نظر سے دیکھا جا رہا ہے۔ صد افسوس بلکہ ہزار حیف اس عالم دین اور شیخ طریقت کا ہے جس نے اس سے اس سے میرا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ٹوٹھ پیٹ استعمال نہ کیا جائے بلکہ عرض ہے کہ مسواک ترک نہ کیا جائے۔

محبوب سنت سے منہ موڑ کر انگریز بد قسمت کی دی ہوئی ٹوتھ پیسٹ کو استعمال کر کے انگریزوں کے ساتھ خود کو جدت پسند اور نئی تہذیب کا دلدادہ ثابت کر رہا ہے یہ نہیں سمجھتا کہ کل قیامت میں احب من مع المرء رحب، ہر شخص اپنے محبوب کے ساتھ ہو گا سواک والے حبیب کبریا اور محبوبان خدا کے ساتھ اور ٹوتھ پیسٹ والے۔

نوٹ:- بات محبت کی کر رہا ہوں جواز و عدم جواز

سواک کرنے کا طریقہ:- کلی کرتے وقت سواک کرنا مسنون ہے۔ پہلے ایک دفعہ کلی کر کے پھر سواک داہنے ہاتھ میں اس طرح لے کہ سواک کے ایک سرے کے قریب انگوٹھا اور دوسرے سرے کے نیچے اخیر کی انگلی اور درمیان میں اوپر کی جانب اور انگلیاں رکھے اور اسے مٹھی باندھ کر نہ پکڑے۔ پہلے اوپر کے دانتوں کے طول میں داہنی طرف کر لے پھر بائیں طرف اسی طرح اور ایک بار سواک کرنے کے بعد سواک کو منہ سے نکال کر نچوڑ دے اور از سر نو پانی سے بھنچو کر پھر کرے۔ اسی طرح تین بار کرے۔ اس کے بعد سواک کو دیوار وغیرہ سے کھڑی کر کے رکھ دے۔ زمین پر ویسے ہی نہ رکھے۔ دانتوں کی عرض میں سواک نہ کرنی چاہیے۔ سواک کی فراغت کے بعد دوبارہ کلی کرے۔ تاکہ کلی تین بار ہو جائے۔

سواک کیسی ہو

سواک ایسی خشک اور سخت لکڑی کی نہ ہو جو دانتوں کو نقصان پہنچائے اور نہ ایسی تراور نرم کہ میل کو صاف نہ کر سکے بلکہ متوسط درجے کی ہونے بہت نرم نہ بہت سخت، زہریلے درخت کی بھی نہ ہو۔ پیلو یا زیتون یا کسی کڑوے درخت کی مثل نیب وغیرہ کی ہو تو بہتر ہے۔ لمبائی میں ایک بالشت ہونی چاہیے۔ استعمال سے تراشتے تراشتے اگر کم ہو جائے تو مضائقہ نہیں۔ موٹائی میں انگوٹھے سے زیادہ نہ ہو۔ سیدھی ہو گرہ دار نہ ہو۔

اگر سواک نہ ہو یا دانت نہ ہوں تو کپڑے یا انگلی سے سواک کا کام لینا جائز ہے۔

سواک کے فضائل میں بے شمار حدیثیں ہیں چند ناظرین کی جاتی ہیں۔

فضائل سواک:- سواک کرنے کی بڑی تاکید ہے۔ چند روایات مندرجہ ذیل

عن ابی سلمتہ عن زید بن خالد الجہنی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول لولا ان اشق علی امتی لامرتہم باسواک عند کل صلوٰۃ ولا خرت صلوٰۃ العشاء الی ثلث اللیلی قال فكان زید بن خالد یشہد الصلوٰت فی المسجد وسواکہ علی اذنه موضع القلم من اذت الکاتب لایقوم الی الصلوٰۃ استثن ثم رده الی موضعه رواۃ الترمذی و ابو دائود والطہرانی عن علی ناسناد حسن

ترجمہ :- حضرت ابی سلمہ سے مروی ہے کہ زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر میں اپنی امت پر مشکل نہ جانتا تو البتہ میں ہر نماز میں مسواک کرنے کا حکم کرتا اور میں نماز عشاء کی رات تک تاخیر کرتا اور جمہور کے نزدیک تاخیر مستحب ہے۔ اسی لیے جب زید بن خالد نماز کے لیے مسجد میں حاضر ہوتے تو ان کی مسواک ان کے کانوں پر جائے قلم کے ہوتی اور نماز میں کھڑے ہوتے مگر مسواک کرتے پھر اس کو اس کی جگہ پر رکھ دیتے

عن عائشہ رضی اللہ عنہ قالت کنا نعد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواکہ وطہوری فیبعثہ اللہ ماشاء ان یبعثہ من اللیل فیتسوک ویتوضاء ویصلی رواہ مسلم

ترجمہ :- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اس نے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے مسواک اور وضو کا پانی تیار کر کے رکھا کرتے تھے پس خدا تعالیٰ آپ کو جس قدر رات سے چاہتا جگا دیتا۔ آپ مسواک کرتے اور وضو کرتے اور نماز پڑھتے۔

من شریح بن ہانی قال سلت عائشہ رضی اللہ عنہا بای شیء کان یبداء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل بلیتہ قالت بالسواک (راوہ مسلم)

ترجمہ :- شریح بن ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر تشریف لاتے تو پہلے کیا کام کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مسواک کیا کرتے تھے۔

مسواک کرنے والے کا خاتمہ ایمان پر

مظاہر حق میں سابقہ حدیث کے ذیل میں مرقوم ہے کہ مسواک کرنے کے ستر قاندے ہیں۔ ادنیٰ ان کا یہ ہے کہ کلمہ شہادت کو موت کے وقت یاد رکھے گا اور انبیوں کھانے میں ستر نقصان ہیں۔ ادنیٰ یہ ہے کہ کلمہ شہادت کو موت کے وقت بھول جائے گا۔ اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
السواک مطهرة للدم مرضاة للرب رواہ النسائی والحمد وادارمی
والبخاری

ترجمہ :- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسواک منہ کو پاک کرنے والی اور رب کو خوش کرنے والی ہے۔

فطرتی سنتیں

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر
من الفطرة قص الشارب واعفاء اللحية والسواک واستنشاق الماء وقص
الاذفار وغسل البراجم وتنف الابط وحلق العانته وانتقاص الماء یعنی
الاستنجاء قال الراوی العاشرة الا ان تكون المضمضة رواہ مسلم

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دس چیزیں پیدائشی سنت ہیں۔

۱۔ مونچھیں کتروانا

۲۔ داڑھی بڑھانا بقدر قبضہ

۳۔ مسواک کرنا۔

۴۔ پانی سے ناک صاف کرنا۔

۵۔ ناخن کاٹنا۔

۶۔ انگلیوں کے جوڑوں کو دھونا تاکہ میل نہ جم رہے۔

۷۔ بغل کے بال اکھاڑنا۔

۸۔ زیر ناف کے بال موٹنا۔

۹۔ پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کرنا۔

راوی نے کہا کہ دسویں چیز کو میں بھول گیا۔ شاید کہ کلی ہو۔ یعنی صحیح یاد نہیں لیکن قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کلی ہو۔

مسواک میں مبالغہ

عن ابی امامة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ماجاء نبي
جبرائيل عليه السلام قط الا امرني باسواك لغد خشيت ان احفى مقدم في
رواه احمد

ترجمہ :- ابی امامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
جب کبھی جبرائیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لاتے تو مجھے مسواک کا حکم کرتے ہیں
اس بات سے ڈر گیا کہ میں اپنے منہ کی اگلی طرف چھیل ڈالوں۔ یعنی جبرائیل علیہ السلام کی
تاکید کرنے کے سبب میں مسواک کا بہت استعمال کرتا ہوں۔ مجھے منہ کے چھیل جانے کا
خوف ہوتا ہے۔

مسواک سے وضو کی فضیلت :- عن عائشة قالت قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم تفضل الصلوة التي يستالك لها على الصلوة الذي
لا يستاك لها بسعين ضهفاً رواه البهيقي في شعب الايمان وا بولعيم عن
جالب

ترجمہ :- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس نماز کی بزرگی جس کے وضو میں مسواک کی گئی اس نماز پر
جس میں مسواک نہیں کی گئی، ستر درجہ زیادہ ہے۔

دوسرے کی مسواک استعمال کرنے کی اجازت

عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم لستاک فیعطینی الستواک لاغسلہ فابذاء بہ فاستاک ثم اغسلہ وارفعہ الیہ وداہ الوداد۔

ترجمہ :- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسواک کرتے تو مجھے دھونے کے لئے دیتے۔ میں بھی اس کے ساتھ مسواک کرتی۔ پھر میں مسواک دھو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیتی۔
مسئلہ :- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسواک کرنے کے بعد اس کا دھولینا مستحب ہے رین انہام رحمتہ اللہ علیہ نے کہا کہ مستحب یہ ہے کہ تین بار مسواک کرے ہر بار پانی سے دھوئے تاکہ مسواک نرم ہو جائے۔

تبرک کا ثبوت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تاکہ کو دھونے سے پہلے منہ میں اس واسطے پھر لیتی تھیں تاکہ لعاب مبارک کی برکت ان تک پہنچے۔

مسئلہ :- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رضا مندی سے ایک دوسرے کی مسواک استعمال کرنی مکروہ نہیں اور نیز کے صالحین کے لعاب وغیرہ سے برکت حاصل کرنی عمدہ بات ہے۔

نوٹ :- اس سے مزید فضائل فقیر نے اپنی کتاب ”ترباک“ میں لکھے ہیں یہاں اتنا کافی ہے۔

سائنسی نکتہ نگاہ سے مسواک

ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جامع کمالات ہیں وہ کمالات دیجیہ ہوں یا دنیاویہ۔ یہ کوئی احمق اور پاگل ہو گا جو کہے کہ آپ صرف دینی باتیں

جانتے ہیں انہیں دنیاوی امور کا کیا پتا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے فرمایا ہے
 "ويعلمهم كتاب والحكمته" اور وہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) انہیں (امت)
 کتاب و حکمت سکھاتے ہیں۔ علمائے کرام فرمایا ہے کہ الکتاب سے یعنی اور دنیاوی امور
 فرماتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جن تحقیقات پر دانشوروں نے زندگی کے قیمتی لمحات صرف
 کر کے فوائد مرتب کئے وہ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چٹکیوں سے حل
 فرمائے۔ یہاں تفصیل کا وقت نہیں فقیر کی کتاب الصحیحۃ فی اتباع کا مطالعہ کریں یہاں بھی
 غور فرمائیں تو حقیقت کھل کر آجائے گی۔

احادیث سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نبی کریم منہ کی صفائی اور دانتوں کی حفاظت پر بہت
 زور دیتے تھے۔ یہ کہنا جاہو گا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں سب سے پہلے
 ڈینٹل ہیلتھ ایجوکیٹر بھی تھے۔ اور دانتوں کی صفائی کی اہمیت سب سے پہلے آپ نے ہی میان
 فرمائی۔

احادیث پر غور کریں تو معلوم ہو گا کہ آپ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 باہر سے گھر تشریف لاتے تو سب سے پہلے مسواک کرتے تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب
 انسان باہر جاتا ہے ماحول کے جراثیم منہ میں داخل ہو سکتے ہیں کسی نہ کسی جگہ کوئی میٹھی چیز
 پیش کی جاتی ہے اس پر ماحول کے جراثیم اثر انداز ہو سکتے ہیں اور رطوبت پیدا ہونے یا
 بیکٹیرین پلاگ پیدا ہونے کا خدشہ ہوتا ہے اس لئے باہر سے آتے ہی منہ کی صفائی کرتے
 اور یہ بہت ہی اہم بات ہے۔

اگرچہ مسواک کرنا سنت ہے لیکن حضور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو احادیث سے
 یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ آپ کو امت کی فکر تھی اور امت پر زیادہ بوجھ نہیں ڈالنا چاہتے
 تھے۔ ورنہ مسواک کرنا فرض میں شامل ہوتا۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ یہ اس بات کی
 دلیل ہے کہ منہ کی صفائی دانتوں کی حفاظت یا بیماری سے چھاؤ انسان کا اہم فریضہ ہے اگر
 معاشرے میں ہر فرد یہ خیال رکھے تو کئی بیماریوں سے انسان محفوظ رہ سکتا ہے۔
 نبی اکرم حضرت محمد۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے میری سنت

سے اس وقت محبت کی جب کہ لوگ سنت کو چھوڑ چکے ہوں یہ لوگ جنت میں میرے ساتھ ہوں گے۔ اگر ہم منہ کی صفائی کے ڈاکٹری نقطہ نظر کو مد نظر نہ بھی رکھیں اور سنت نبوی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کریں تو ہمیں روحانی تسکین ہوگی اور اس بات سے حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنت میں مقام ہوگا۔ ہم جس قدر بھی عملی رنگ اختیار کریں اتنا ہی تھوڑا ہوگا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے سواک کرنا فطرت کی باتوں میں سے ایک بات ہے۔ اس قدر مقام منہ کی صفائی کو حاصل ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آخری وقت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لاؤ میری سواک کہاں ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے سواک نرم کی اور پھر سواک سے دانتوں کو صاف کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دانتوں کو صاف کرنے کے طریقے بھی وضع فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سواک کا رخ مسوڑھوں سے دانتوں کی طرف ہو یعنی اوپر والے جبڑے سے نیچے والے جبڑے کی طرف اور نیچے والے جبڑے سے اوپر والے جبڑے کی طرف پہلے سواک کے ریشوں کو نرم کریں اور جس طرح حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طریقہ بتایا اس پر عمل کیا جائے یہ بھی مقام فکر ہے۔ حضور پاک نے جو طریقے بتائے وہی آج سائنس کا ترقی یافتہ دور بھی بتا رہا ہے۔

دانتوں کے امراض کی وجوہات تین قسم کی ہیں جو کہ تین دائرے ہیں۔ دانت کا دائرہ۔ خوراک کا دائرہ اور جراثیم کا دائرہ۔ اسلام نے جدید سائنس کے وضع کردہ ان تین دائروں کے بارے میں ایک دائرے یعنی سواک سے دانتوں کی صفائی کا فلسفہ سینکڑوں سال پہلے پیش کیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آپ سے کسی نے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو سونے سے پہلے اور صبح اسے کے بعد پہلے کیا کام کرتے تھے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ سواک کرتے تھے۔ اس بات میں کتنی حکمت اور

جدیدیت ہے کہ جو بات آج سے سینکڑوں سال قبل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی تھی اس کی افادیت سے اس سائنسی دور میں بھی انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اس کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق بغل کے بال اتارنا زیر ناف بالوں کو کاٹنا، ختنے کرنا خالص سائنسی نقطہ نظر سے بھی اس منہب دور میں صحت اور صفائی کی علامات ہیں ان پوشیدہ جگہوں میں رطوبتیں پیدا ہوتی ہیں۔ رطوبتوں سے بدبو پیدا ہوتی ہے لہذا حضور نے ان دو جگہوں سے بال کاٹنا لازمی عمل قرار دیا ہے جدید ریسرچ کے مطابق ان ملکوں میں جہاں ختنے نہیں ہوتے ان جگہوں پر سرطان ہو جاتا ہے ختنے نہ ہونے کی صورت میں تیزاب کے نمکیات کر سٹیل کی صورت میں ہو کر مقامی جگہوں پر سوزش پیدا کرتے ہیں۔ ایک غیر ملکی معالج نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ میں یہاں علاج معالجہ کا کام کرنا چاہتا ہوں آپ نے اجازت دے دی۔ چھ ماہ تک کوئی مریض نہ آیا۔ معالج صاحب ہاتھ پہ ہاتھ رکھے بیٹھے رہے کہ کچھ عرصہ کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے پاس تو چھ ماہ سے کوئی مریض ہی نہیں آیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبسم فرمایا اور کہا یہاں کے لوگ مسواک کرتے ہیں۔ حکیم خاموش ہو گیا۔

اگر دانت صاف نہ ہوں تو جسم میں طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ حضور کی یہ خواہش تھی کہ اسلام کا ہر فرد صحت مند ہو اور صحت مند فرد ہی کسی قوم کی قوت ہوتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اس وقت کوئی سرجری یا ادویات نہیں تھیں، اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاشرے کی دیکھ بھال حفاظتی امور سے کی۔ جس سے افراد کے دانت توانا اور چمکدار تھے یہ بات صرف مسواک کی مرہون منت تھی۔ ایک جنگ کا واقعہ ہے کہ دونوں فوجیں آمنے سامنے بیٹھی تھیں مسلمان سپاہیوں نے درختوں کی ٹہنیوں کو توڑ کر مسواک کرنا شروع کر دی۔ جب دشمن کی افواج نے دیکھا کہ یہ درختوں کو بھی کھا جاتے ہیں تو انسانوں کا کیا حال کریں گے اور وہ خوف زدہ ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ ویسے بھی منہ کی صفائی ایک ڈسپلن ہے اور ایک اچھا ہتھیار ہے جس سے انسان اپنی

شخصیت نمایاں طور پر پیش کر سکتا ہے اور شخصیت کی تصویر اچلے رنگ میں میسر آتی ہے کیا یہ صحیح نہ ہو گا کہ ہم اپنے آپ کو ایک ڈسپلن میں ڈھالیں اور اپنے جسم میں سے دانتوں کی حفاظت اور ان کی صفائی کی طرف توجہ دیں۔ تاکہ طبیعت بھی خوش رہے اور سنت نبی بھی ادا کر کے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی خوش رکھیں۔

سونے سے اٹھ کر مسواک کرنا

عن عائشه قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يرقدمن الليل ولا نهار فيستقظ الا يتسوك قبل ان يتوضا، رواه احد و البودائود۔
ترجمہ :- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات یا دن کو سو کر اٹھتے تو وضو کرنے سے پہلے مسواک ضرور کرتے۔

مسئلہ

اس حدیث سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔ اول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دن کو بھی قیلو لہ کے وقت استراحت فرماتے تھے۔ لہذا یہ سنت ہوا۔
دوئم :- سونے سے اٹھ کر مسواک کرنی سنت موکدہ ہے کیونکہ سونے سے منہ میں تیزابیت آجاتی ہے۔

مسواک وضو کے قائم مقام

عن محمد بن يحيى بن حبان قال قلت بعبيد الله ابن عبد الله بن عمرو ايت وضوء عبد الله بن عمر لكل صلوة طاهرا كان او غيرها طاهر عن اخذه فقال حدثه اسماء بنت زيد بن الخطاب ان عبد الله بن حنظلة ابن ابي عامر الخسيل حدثها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان امر بالوضوء لكل صلوة طاهرا كان او غير طاهر ذلتا شق ذلك على رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بالمسواك عند كل صلوة

و وضع عنه الوضوء الا من حدث قال فكان عبد الله يري ان به قوة على ذلك ففعله حتى مات.

(رواه احمد)

ترجمہ :- محمد بن یحییٰ بن حبان سے روایت کی ہے کہا میں نے عبید الرین عبید اللہ بن عبد اللہ تعالیٰ عنہما کو کہا کہ تو نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وضو کو دیکھا۔ ہر نماز کے واسطے با وضو ہوں یا بے وضو۔ عبید اللہ نے کہا کہ اسماء بنت زید بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عبد اللہ سے حدیث بیان کی کہ تحقیق عبد اللہ بن حظلہ بن ابی الی..... غسل نے حدیث بیان کی کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نماز کے واسطے خواہ وضو سے ہوں یا بے وضو۔ وضو سے حکم کئے گئے ہیں۔ اور ان سے وضو کرنا موقوف کیا گیا۔ یعنی ہر نماز کے لئے واجب نہ رہا مگر بے وضو ہونے کے وقت، عبید اللہ نے کہا کہ عبد اللہ یہ گمان کرتے تھے کہ مجھے اس پر قوت ہے۔ پس اس کو کیا، یہاں تک کہ وفات پائی۔ یعنی انہوں نے اجہتاد کیا کہ اس کا جواز منسوخ ہوا۔ لیکن فضیلت اس کے لئے باقی ہے کہ اس کی قوت رکھتے تھے۔ پس اس لئے امر کو تادم مرگ چھوڑا نہیں۔

ان روایات کے علاوہ اور متعدد روایات ہیں جنہیں فقیر نے اپنے رسالہ "..... تریاک" میں نقل کی ہیں۔

مندرجہ ذیل مسائل پڑھ لیجئے، پھر اس کے فوائد پڑھئے۔

مسائل مسواک

مسئلہ ۱۔ مسواک کی لکڑی کا پہلے کچھ عرض کر دیا گیا ہے چند ضروری باتیں یہاں لکھی جاتی ہے اور مسواک میوے یا خوشبودار پھول کے درخت کی نہ ہو۔
۲۔ چھنگلیا کے برابر موٹی اور زیادہ سے زیادہ ایک بالشت لمبی اور اتنی چھوٹی بھی نہ ہو کہ اس سے مسواک کرنا دشوار ہو۔

ف :- جو مسواک ایک بالشت سے زیادہ ہو۔ اس پر شیطان بیٹھتا ہے۔

۳۔ سواک جب قابل استعمال نہ رہے تو اسے دفن کر دیں یا کسی جگہ احتیاط سے رکھ دیں کہ کسی ناپاک جگہ پر نہ گرے اس لئے وہ آلہ سنت ہے۔ اس کی تعظیم ضروری ہے۔ نیز مسلمان کی تھوک کو ناپاک جگہ پر ڈالنے سے محفوظ رکھا جائے۔ اسی لئے پاخانہ میں تھوکنے سے علماء کرام نے نامناسب کہا ہے۔

انتباہ :- اس سے ہمارے مسلمان بھائی سوچیں کہ جب ایک معمولی شے تھوک کو اسلام گندی جگہ ڈالنے سے روکتا ہے تو پھر داڑھی جو نہایت اہم اور عظیم الشان ہے اسے مونڈ کر گندی تالی میں ڈالنا کس طرح کی قباحت ہوگی۔

سواک داہنے ہاتھ سے کرے اور اسے اس طرح ہاتھ میں لے کہ چھنگلیا سواک کے نیچے اور پچ کی تین انگلیاں اوپر اور انگوٹھا سرے پر نیچے ہو اور مٹھی نہ باندھے اور نہ اس کے سوا کوئی اور طریقہ ہے۔

مسئلہ

دانتوں کی چوڑائی میں سواک کرے لبائی میں نہیں، چت لیٹ کر بھی سواک نہ کرے۔

مسئلہ

پہلے داہنی جانب کے دانت مانجھے پھر بائیں جانب کے اوپر کے دانت پھر داہنی جانب کے نیچے پھر بائیں جانب کے نیچے کے۔

مسئلہ

کم از کم تین تین مرتبہ داہنے بائیں اوپر نیچے کے سواک کرنا چاہئے۔ اور ہر مرتبہ سواک کو دھو ڈالنا ہوگا۔ فراغت کے بعد اسے دھو کر رکھنا چاہئے اسے زمین پر پڑی نہ چھوڑنی چاہئے بلکہ کھڑی رکھی جائے ریشہ کی جانب اوپر ہو

مسئلہ

اگر سواک نہ ہو تو انگلی یا کھر درے کپڑے سے ذانت مانجھ لئے جائیں۔

مسئلہ

کسی کے دانت نہ ہوں تو کپڑا مسوڑھوں پر پھیر لیا جائے۔

مسئلہ

مسواک نماز کے لئے سنت نہیں بلکہ وضو کے لئے ہے۔ مثلاً ایک وضو سے چند نمازیں پڑھی جائیں وہی ایک دفعہ سب کو کفایت کرے گا۔

مسئلہ

ہاں منہ میں بدبو پیدا ہو جائے تو پھر مسواک کر لینا چاہئے۔

(یہ تمام مسائل بہ تغیر و اضافہ (از اویسی غفر لہ) بہار شریعت سے لئے گئے ہیں۔)

فوائد مسواک

جب ثابت ہوا کہ ہر بیماری منہ سے داخل ہوتی ہے اور منہ کی صفائی ضروری ہے اور منہ کی صفائی مسواک سے اور کوئی شے بہتر نہیں کر سکتی۔ ہم چند ایک یہاں پر بیان کرتے ہیں۔

۱۔ لیٹ کر مسواک نہ کرے اس لئے کہ اس سے تلی بڑھ جاتی ہے۔

۲۔ مٹھی میں ہمد کر کے مسواک نہ کرے اس لئے کہ اس سے پھنسی پھوڑے پیدا

ہوتے ہیں۔

۳۔ مسواک کونہ چوسے اس لئے کہ اس سے اندھا پن پیدا ہوتا ہے۔

۴۔ مسواک کو استعمال کے بعد نیچے نہ گرا دے اس لئے اس سے جنون پیدا ہوتا ہے۔

۵۔ شامی میں ہے کہ موت کے سوا باقی تمام بیماریوں کی شفا مسواک میں ہے۔

۶۔ مرتے وقت کلمہ شہادت یاد آجاتا ہے۔

۷۔ صفراء کو دفع کرتا ہے۔

۸۔ مسواک کی پہلی بار کے تھوک ننگنے سے جذام، بردص نہیں ہوتا، اگر ہوں تو دفع

ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد ننگنے سے دوسرہ کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔

(کذا قال الحکیم الترمزی)

۹۔ خوشبودار پھل کی لکڑی کی مسوک جذام کی آگ کو جلا دیتی ہے۔ جس سے بیماری

بڑھ کر موجب ہلاکت بنتی ہے۔

۱۰۔ زیتون کے درخت کی مسواک حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے اور اس سے بے شمار بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔

۱۱۔ مسواک کی مواظبت پر بڑھاپا دیر سے آتا ہے۔ یعنی سیاہ بال دیر سے سفید ہوتے ہیں۔ (ف) آج کل ڈالڈ اور خشکی بالخصوص کھاد کے دور میں بالوں کا سفید ہونا معمولی سی بات ہے۔ پھر لوگ سیاہ خضاب لگا کر سینکڑوں روپے خرچ کرنے کے علاوہ گناہ سر پر اٹھاتے ہیں۔ اگر مسواک کی عادت ہو تو اجر و ثواب کے علاوہ خضاب کے اخراجات سے بچاؤ اور اصل مقصد بھی حاصل ہو۔

۱۲۔ پینائی تیز ہوتی ہے۔

(ف) کون ہے جسے پینائی کی ضرورت نہ ہو۔ آج کل تو بڑھاپے سے پہلے ہی عینک آنکھوں پر سوار ہو جاتی ہے کیا اچھا ہوتا اگر ہم مسواک کی عادت بنائیں تو نہ پینائی کی کمی ہونے عینک کے اخراجات اور نہ اس کی حفاظت کے لئے سرگرداں ہو۔

۱۳۔ پل صراط پر تیز رفتاری نصیب ہوگی۔

۱۴۔ بغلوں اور منہ کی گندی بو سے نجات نصیب ہوگی۔

(ف) اطباء اور ڈاکٹروں کو معلوم ہے کہ یہ بجز و حضر بغلوں اور منہ کی بیماریاں کتنی گندی ہیں لیکن مسواک کی عادت والے سے یہ بیماری پناہ مانگتی ہیں۔

۱۵۔ دانتوں کو چمکیلا بناتی ہے۔

(ف) دور حاضرہ میں دانتوں کی چمک حسن کا ایک اعلیٰ شو سمجھا جاتا ہے۔ مسواک پر مداوت کیجئے اور پھر حسن کا کرشمہ دیکھئے۔

۱۶۔ مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں۔

(ف) یہ تو اطباء اور ڈاکٹروں سے پوچھئے کہ مسوڑھوں کی مضبوطی کیوں ضروری ہے اور اس کی کمزوری سے کتنی مسلک بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ لیکن مسواک کا التزام مسوڑھوں کی نہ صرف حفاظت کرتا ہے بلکہ انہیں مضبوط سے مضبوط تر بناتا ہے۔

۱۷۔ طعام کو ہضم کرتا ہے۔

(ف) ہاضمہ کی خرابی سے جتنی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ اطباء اور ڈاکٹر جانتے ہیں اور ان بیماریوں پر پانی کی طرح پیسہ بہایا جا رہا ہے لیکن کل کائنات کے مشفق نبی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معمولی سا نسخہ بنا کر تمام مشکلیں آسان فرمادیں لیکن ناقدر شناس امتی قدر نہ کرے تو اس کا اپنا قصور ہے۔

۱۸۔ بلغم کو اکھاڑ پھینکتا ہے۔

(ف) کے معلوم نہیں کہ بلغم کی شدت تمام بیماریوں کی جڑ ہے۔ جب جڑ کٹ جائے تو پھر کون سا خطرہ ہے۔ لیکن یہ بھی تو محسوس ہو کہ بلغمی آفات کتنی ہیں اور ان آفات بلیات پر کتنا روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ لیکن حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسواک سے تمام مشکلیں حل فرمادیں۔

۱۹۔ نماز کے ثواب کا اضافہ ہو تو حدیث شریف میں بیان ہو گا کہ ستر گنا زاد ثواب

نصیب ہوتا ہے۔

۲۰۔ قرآن پاک کی تلاوت منہ سے ہوتی ہے۔ لہذا اس کی صفائی ضروری ہے کہ قرآن پاک کی تلاوت گویا حکم الحاکمین سے گفتگو ہو رہی ہے۔ ہم کسی معمولی آدمی کے ساتھ بدبو کی وجہ سے شرماتے ہیں تو پھر کائنات کے خالق سے کیوں نہ شرمائیں۔

۲۲۔ مسواک کی عادت سے فصاحت لسانی میں اضافہ ہوتا ہے۔

(ف) کون ہے وہ جو اپنے آپ کو عوام میں اپنی فصاحت کا لوہا منوانے کا شوق مند نہ ہو کلام میں فصاحت کے بغیر اللہ سوائی اور وہ بہت مشق اور محنت سے حاصل ہوتی ہے۔ ہاں مسواک استعمال سے نہ محنت نہ مشقت۔ مسواک کرنے سے معدہ کو تقویت ملتی ہے۔ (ف) دنیائے طب اور ڈاکٹری اس ضابطہ پر متفق ہے کہ معدہ ہی انسانی ڈھانچہ کی صحت و مرض کا مرکز ہے۔ اگر معدہ مضبوط تو انسان تندرست ورنہ بیماری۔ آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسواک سے معدہ کی اصلاح فرمادی۔ لیکن افسوس کہ

ہم ہزاروں روپے خرچ کر سکتے ہیں۔ ڈاکٹروں، حکیموں کی نازیداریاں اور ان کے

ظلم و ستم کو سر پر رکھ سکتے ہیں۔ لیکن مسواک کی دولت سے محروم رہیں گے۔

۲۴۔ مسواک شیطان کو ناراض کرتی ہے۔

ظاہر ہے کہ ایسا دشمن ناراض ہی بھلا ورنہ اس کی یاری تو جہنم میں لے جائے گی۔

مسواک کرنے کے بعد جو نیکی کی جائے اس پر بہت زیادہ ثواب ملتا ہے۔

(ف) تاجروں کو معلوم ہے کہ جس تجارت میں نفع زیادہ ہو اسے جان کی بازی لگا کر

حاصل کیا جاتا ہے۔

۲۵۔ صفر اوی بیماریوں کا غلبہ ملک میں عام ہے لیکن مسواک ایک ایسا کیمیائی نسخہ ہے

کہ اس کے استعمال سے تمام صفر اوی بیماریوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

۲۶۔ سر کی رگوں کی حرارت سے سکون ملتا ہے۔

(ف) سر کی رگوں پر ہی زندگی کا دار و مدار ہے اور ان کے اعتدال سے انسان زندہ

ہے۔ جب وہ اپنے اعتدال سے ہٹ جائیں تو ہزاروں امراض سر اٹھاتے ہیں۔ لیکن یہ

مسواک ان سب کو سر اٹھانے نہیں دیتی۔

۲۷۔ دانتوں کا درد ختم۔

(ف) آج کل یہ بیماری عام ہے اور بے شمار دکھ کے ہارے، پریشانی کے مارے

پھرتے ہیں۔ ہزاروں روپے خرچ کرنے کے باوجود ان کے دکھ درد میں کمی نہیں ہوتی۔

یہاں تک کہ دانت وغیرہ نکلوانے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ پھر زندگی کے مزدوں کے لئے

ترستے رہتے ہیں۔ اگر وہ اپنے مشفق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان پر عمل

کر لیتے تو انہیں یہ دن نہ دیکھنے پڑتے۔

مزید فوائد مسواک

مسواک کے استعمال سے منہ کی بدبو دور ہو جاتی ہے۔ منہ کی بدبو ہے اور اس کے

ازالہ میں یار لوگ کیا کیا جتن کر رہے ہیں لیکن قربان جاؤں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ صرف ایک ٹوتھ پیسٹ ہی نہیں بلکہ منہ کے تمام امراض کا مکمل علاج ہے اس طرح کے ٹوتھ پیسٹ مختلف کمپنیوں میں تیار ہوتے ہیں اور ہمیشہ یہاں قیمتوں سے بچتے ہیں۔ دس پندرہ سال پہلے ایک کمپنی نے اس کی قیمت کا اعلان کیا۔ ٹوتھ پاؤڈر:- دانتوں کی مختلف بیماریوں کے لئے مفید ہے۔ یہ برسوں پہلے کی بات ہے آج کل تو نرخ بالا کن کہ ارزالی ہنوز والا معاملہ ہے۔ قیمت صرف آٹھ روپے مختلف قسم کے ٹوتھ پیسٹ میں سے میں نے ایک قسم کی قیمت دوکاندار سے پوچھی تو جواب ملا کہ برش سمیت / ۵ روپے۔

مسواک اور ٹوتھ پیسٹ

دور حاضر کی کمر توڑ منگائی میں ۵ روپے ٹوتھ پیسٹ کے وہ بھی صرف تین ماہ کے لئے کیونکہ ٹوتھ پیسٹ کی ایک ڈلی زیادہ سے زیادہ تین ماہ تک چلتی ہے اور وہ بھی صرف ایک وقت استعمال کرنے سے اور مسواک پہلے تو مفت مل جاتی ہے کیونکہ مسواک کی لکڑیاں ہر ملک میں عام اور مفت پائی جاتی ہیں زیادہ سے زیادہ شہروں میں کچھ قلت محسوس ہوتی ہے لیکن وہ بھی ثواب کے خواہاں حضرات مسواک مساجد میں رکھ چھوڑتے ہیں اور ایک مسواک چھ ماہ تک کام دیتی ہے وہ بھی اگر اسے پانچوں وقت استعمال کیا جائے۔

نوٹ:- صرف اور صرف دین کے عشق یا کم از کم دین سے لگاؤ رکھنے والے احباب سے اپیل ہے کہ اخبار جہان کا مضمون پڑھ کر ٹوتھ پیسٹ کے عشق سے توبہ کر کے مسواک کے عاشق بن جائیں تو سبحان اللہ)

یہ برسوں پہلے کی بات ہے آج کل تو نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز والا معاملہ ہے۔

”اویسی غفرلہ“

قابل اعتراض برش

الطاف محی الدین نشر کالج ملتان

مجھے دو اہم مسائل درپیش ہیں جن کے لئے کئی اخبارات میں ایڈیٹر کی ڈاک کے حوالے سے بھی لکھا خط شائع ہو جاتا ہے مگر جواب نہیں ملتا۔ آخری امید کے طور پر آپ سے رجوع کیا ہے اس توقع کے ساتھ کہ تحقیق فرما کر جواب نوازیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس نیکی کا اجر دے۔

۱۔ ہمارے ملک میں کولاڈر نکس ہر جگہ دستیاب ہیں۔

آجکل مارکیٹ میں شیونگ اور ٹوتھ برش آرہے ہیں جن پر **PURE BRIS**

TLE لکھا ہوتا ہے۔ لغات کی رو سے ”برشل“ سور کے بال کو کہتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ

دونوں چیزیں ایک مسلمان کے لئے حرام ہیں۔ آپ براہ کرم ان مسائل کا جواب شائع

فرمائیں تاکہ میرا اور دوسرے بہت سے بھائیوں کا شک دور ہو سکے۔ آپ خود تحقیق

کریں کہ یہ غلط ہے یا صحیح پھر ہمیں لکھیں بصورت میں مسئلہ میں یہ برش نہیں استعمال کرنا

چاہئے

اخبار جہاں

۳ جولائی ۱۹۸۱ء تا ۱۹۷۵ جولائی

غلط ترجمہ

محمد اکرم عابد۔ کراچی۔

محترم الطاف محی الدین نشر میڈیکل کالج ملتان۔ آپ سے دو سوال پوچھے الطاف

صاحب کی حالت پر افسوس ہے کہ انہوں نے طالب علم ہوتے ہوئے اس لفظ کی توہین کی

حیثیت طالب علم ان پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ تحقیق کرتے اور اگر بات قابل اعتراض

ہوتی تو لکھتے تاکہ دونوں بھائی آگاہی حاصل کرتے اور حرام اشیاء کے استعمال سے پرہیز

کرتے۔ انہوں نے سہل نگاری کا ثبوت دیتے ہوئے تحقیق کا کام آپ پر چھوڑا اور آپ نے گھما پھرا کر پھر انہیں پر ڈال دیا۔

جہاں تک میرے ناقص علم کا تعلق ہے۔ کسی لغت میں برہم شل کے معنی خنزیر کے بال نہیں لکھا گیا بلکہ اس سے مراد ایسی بھیر کے پیٹھ کے سخت بال ہیں جو پوری طرح سے جوان نہ ہوئی ہو اور بھیر کی پیٹھ کے سخت بالوں کا بنا ہوا برہم ش استعمال کرنا ناجائز نہیں۔

اسی طرح جہاں تک ”میوسن“ کے ”کولڈ ڈرنکس“ میں استعمال کا تعلق ہے تو ممکن ہے مغرب میں کچھ کمپنیاں جزو استعمال کرتی ہوں گی لیکن یہ چند ایک وپودوں سے حاصل کیا جاتا ہے معلوم نہیں الطاف صاحب کو کسی فوڈ ٹیکنالوجسٹ نے کہہ دیا ہے کہ یہ خنزیر کے معدے کی رطوبت سے تیار ہوتا ہے۔

یہ چند سطور صورت حال کو واضح کرنے کے لئے لکھ رہا ہوں اگر کوئی اور بھائی مجھ سے بہتر جانتے ہوں تو رہنمائی کرنے سے نہ ہچکچائیں۔

امید ہے آپ اس موضوع پر موصول ہونے والے دوسرے خطوط کی روشنی میں صورت حال کو واضح کر دیں گے۔

جواب :- تعمیل حکم کی گئی۔ خط شائع کر دیا۔ ہماری معلومات سے چونکہ اس سلسلے میں مکمل نہیں لہذا

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد

بہاول پور۔ پاکستان

۱۳ ربیع الآخر ۱۳۹۵ھ

قطب مدینہ پبلشرز

کی جانب سے

حضرت علامہ مفتی اعظم پاکستان، مصنف اعظم اسلام، شیخ المشائخ
حضرت سرکار قبلہ الحاج الحافظ پیر فیض احمد اویسی صاحب زیدہ مجددہ
کی ایمان افروز کتب کا مطالعہ فرمائیں۔

مصنف
علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی صاحب

کیا میت کا کھانا جائز ہے

مصنف
علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی صاحب

سبز عمامے کا جواز

مصنف
علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی صاحب

مسراک اور لٹریچر

مصنف
علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی صاحب

کیا دیوبندی بریلوی ہے



مصنف
علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی صاحب

ٹیلی ویژن دیکھنا کیسا فتویٰ



مصنف
علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی صاحب

باکمال ناپینے



مصنف
علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی صاحب

بے عمل پوپر



ذات پرنٹرز

۲۶۲۶۳۰۰

قطب مدینہ پبلشرز کھارادر کراچی